سوال

(572) محکموں 'اداروں اور کمپنیوں میں نماز

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے شہر میں ''امر بالمعروف او نہی عن لمنکر'' کے محکمہ کے سربراہ نے یہ حکم دیا ہے کہ بینک کا ہر ملازم نماز ظہر قریبی مسجد میں باجماعت ادا کرے ۔ جب کہ بینک کے مدیر کی یہ رائے ہے کہ بینک کے تمام ملاذمین کو بینک کے اندر نماز باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے ۔ آپ کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی فعلی سنت یہ ہے کہ نماز کو مسجد میں باجماعت ادا کیا جائے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھروں کو آگ سے جلادینے کا ارادہ فرمایا'جو مسجدوں میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لئے نہیں آتے ۔ حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ نماز کو مسجدوں میں جماعت کے ساتھ ادا فرماتے تھے ۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«من سمع النداء فلم یات فلالہ الا من عذر» (سنن ابن ماجہ)

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور پھر مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کوئی (شرعی) عذر ہو۔''

اسی طرح یہ بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک (نابینا) آدمی نے عرض کیا :

انی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لی قاید یلازمنی الی المسجد فھل لی من رخصہ ان اصلی فی بیتی؟ فقال لہ الرسول صلی اللہ علییہ وسلم تسمع النداء بالصلاۃ؟ فقال : نعم قال : فاجب» (صحیح مسلم)

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد میں لاسکے تو کیا میرے لئے رخصت ہے کہ میں گھر میں نماز ادا کرلو؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا''کیا تم نماز کے لئے اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا''جی ہاں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''تو اس پر لبیک کہو۔''

ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لااجدلک رخصۃ» (سنن ابی داؤد)

''نہیں میں تمہارے لئے کوئی رخصت نہیں پاتا۔''

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ بینک کے ملازمین کو چاہیے کہ وہ قریبی مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں تاکہ سنت پر عمل ہو فرض کی ادائیگی ہو مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کرنے سے پیچھے رہ جانے والے کے لئے اختیار کئے جانے والے حیلوں بہانوں کا سد باب ہو اور منافقوں کی مشابہت سے اجتناب ہو۔ وباللہ التوفیق (وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم)
(فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ: جلد1]

صفحہ نمبر 457

محدث فتویٰ